

ملفوظات حضرت مولانا الشیخ عبد الغفور الجبالی
مہاجر مدینہ قدس سرہ

مدنی شیخ کی مجلس میں

جامع و مرتبہ
احقر سمیع الحق غفرلہ بزمانہ قیام مدینہ ۱۳۸۳ھ
مقام
مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
زمانہ ملفوظات
۲۲ رمضان المبارک تا ۲۸ رذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

گذشتہ سے پیوستہ

فرمایا : عورتوں کا مساجد میں جانا بھی آجکل فیشن بن گیا ہے، مسجد نبوی میں فیشن کر کے جاتی ہیں اور وہاں جا کر باتیں کرتی ہیں اور گپ لگاتی ہیں، بلکہ اکثر لوگ آجکل حج کروں تماشا جہاں بروں کا مصداق بن گئے ہیں۔ روح حج کی طرف آجکل بالکل توجہ نہیں۔ لوگوں نے اسے سیر و سیاحت بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب حج برکات حج اور صحیح حج نصیب فرمائے۔

ایک مریض کو مخاطب ہو کر فرمایا اس سفر میں مرض کا آنا، تکالیف کا آنا، سب کفارہ ہے۔ ترقی و درجات ہے، اور یہ تکلیف بھی ضیافت نبوی ہے۔

فرمایا : تصوف کی روح اتباع سنت اور درستگی اخلاق و عبادات ہے۔ میرا ایک رفیق تھا، میں نے اُسے ایک دفعہ ڈانٹا اور ناراض ہوا، تو اس نے مجھے لکھا کہ تم اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو، میں نے کہا کہ میرے بزرگ تصوف خشک کھانے اور ترکھانے کا نام نہیں۔ بلکہ حسن المعاملۃ مع الخلق و الخلق کا نام ہے۔ کہ مخلوق کو بھی دھوکہ نہ دے اور خالق کو بھی دھوکہ نہ دے۔ آجکل اس چیز کا لحاظ کم ہے لوگ کشف و کرامت، خوارقِ عادات و جد اور حالات میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ فرماتے ہیں کہ "کشف را بر کفش زند" یہ سب قشور (پھلکے) ہیں۔ ان کو پھینک دینا چاہیے۔ مقصد صرف قرب حق رضائے حق ہے۔

اور وہ محصور ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اطوار میں ہر صورت میں جہاں بھی امکان ہو، معاملات ہوں، عبادات ہوں، اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا ہر چیز میں۔
 فرمایا: "نظر بر قدم" کے بارہ میں میرے شیخ فرماتے تھے کہ نظر بر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سالک کو ہر وقت حضور کے قدم پر نظر رکھنی چاہیے۔ عادات، اطوار، عبادات اور معاملات میں۔

فرمایا: ایک شاذلی بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے ایک پتھر کو عقیدت اور محبت سے دیکھنا قطب اور غوث کے دیکھنے سے بہتر ہے۔ حضور کے قد میں شریفین نے ان گلیوں کو مس کیا ہے پھر حضور کی نظر کیا اثر سے تو مدینہ کے آس پاس کی کوئی جگہ خالی نہیں رہی۔ عقیدت، اور ادب و احترام کی ضرورت ہے، پھر یہاں سے کوئی شخص خالی نہ جائے گا۔ سید مصطفیٰ علیہ السلام کا دروازہ ترقیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے۔ ع۔
 ایں درگہ مادرگہ نا امیدی نیست

دین اور دنیا دونوں یہاں ملتے ہیں مگر محبت اور عقیدت شرط ہے۔

فرمایا: ایک دفعہ میں مدینہ طیبہ پیدل آ رہا تھا، میرے بھائی مولوی عبدالقیوم صاحب جنگا انتقال ہو چکا ہے۔ اور ایک دوسرے بزرگ مولانا مستجاب خان چترال واسے ساتھ تھے، جو صحیح الحقیقہ، شب خیز، کم سخن، تعبد گذار ہے، عاشق ہے، حضور کا نام سننا ہے، تو گریہ طاری ہوتا ہے۔ ہم تینوں کا سفر پیدل تھا، جب بیر الشیخ پہنچے، خادم میں تھا دونوں کا، مولوی صاحب عمر میں مجھ سے کچھ بڑے تھے یا قریب، اور بھائی چھوٹا تھا۔ مستورہ سے بیر الشیخ تک کی منزل بہت سخت تھی، مولوی صاحب نے کہا تھا کاوٹ اور سفر کی خشکی بہت چڑھ گئی ہے، آج ہمارے لئے پلاؤ پکاؤ۔ پکایا۔ کھا کر سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی میں حاضر ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور سو رہے ہیں، مصافحہ کا خیال آیا، مگر آرام کے خیال سے تعرض کرنا مناسب نہ سمجھا اسی درمیان اپنے آپ کو خواب میں بیر الشیخ میں دیکھا کہ والدہ بھی ساتھ ہے اور دیکھا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف لائے ہیں شیخین (ابوبکر و عمر) بھی ساتھ ہیں میں نے والدہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ حضور کو دعوت دوں۔ فرمایا کہ ہزاروں لوگ ہیں، کس کی دعوت قبول فرمادیں گے۔؟ میں نے کہا میری دعوت اخلاص کی ہے قبول کر لیں گے۔ اسی خیال میں تھا کہ جاگ اٹھا۔ وہاں سے ابیار حسانی کی منزل ساست آٹھ گھنٹے کی ہے، ہم ذرا دیر

نہر کے بعد نکلے، چلتے چلتے صبح کا وقت ہوا، دیر سے نکلے تھے، ابھی منزل آتی نہیں تھی مگر اس وقت اندازہ یہ ہوا کہ منزل تک ۱۵ منٹ کا راستہ ہوگا۔ بھائی کو میں نے پانی کی مشک اور پھتری دی اور خود استنجاکر نے ٹھہرا، فارغ ہوا تو غلطی سے دائیں طرف چلنے لگا اور منزل کا راستہ غلط ہو گیا۔ چلتے چلتے دوپہر ہوئی، نہ پانی نہ پھتری نہ ساتھی، جنگلی راستہ تھا جس میں کسی انسان کی آمد و رفت نہیں تھی، اب سمجھا کہ حالت خراب ہے، سخت گرمی کا موسم، زندگی سے ناامید ہوا، پیاس بے انتہا تھی، خشک لڑ اور رات بھر کا چلا ہوا کہ اتنے میں ایک درخت نظر آیا اور خدا شاہد ہے کہ میں اس خیال سے ادھر چلنے لگا کہ وہاں جان دے دوں، لیکر کا درخت تھا جس میں پتے بھی نہ تھے، تو زندگی کی ظاہری امید کوئی نہ تھی۔ وہاں پہنچا تو خدا کی شان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی اور ٹھنڈی مشک ٹھکی ہوئی ہے اور ایک بدو نے پلاؤ کی ایک دیگ چڑھائی ہے اور بار بار کہتا ہے کہ اہلاً وسہلاً و مرحباً بضیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریمؐ کے مہمان کو خوش آمدید) فوراً پانی نکال کر پلایا اور پلاؤ کی پلیٹ بھر کر میرے سامنے رکھ دی، میں سمجھا کہ رحمت کا فرشتہ ہے جسے خدا نے یہاں بھیج دیا ہے۔ پھر اس نے چائے بنا کر پلائی، اور کہا کہ دوسری منزل کو ایک گھنٹے کا راستہ ہے، پہلی منزل تم نے ختم کر لی ہے۔ اور تمہارے رفیق آدھی رات کو پہنچیں گے۔ اور تم ابھی سے پہنچ گئے ہو اگر یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ، میں احتیاطاً اُسی وقت اکیلا روانہ ہوا۔ شفیعہ منزل پر پہنچا اور وہاں لیٹ گیا۔ صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آیا بھائی سمجھتے تھے اور مولانا چترانی بھی، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ زندگی ہو تو مل جائے گا ورنہ تلاش میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے۔ الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ دیکھا کہ میرے لئے خدا نے جنگل کو منگل بنا دیا۔ میرے پاس کچھ پیسے چار پانچ قرش تھے۔ ساتھیوں کو دینے لگا کہ ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے کہا نہیں تم تو حضورِ اقدسؐ کے مہمان تھے۔ الغرض یہ سفر آخرت کا سفر ہے۔ تکالیف پیش آتی ہیں جن پر خوشیاں کرے، صبر کرے۔ اب تو موٹر ہے، برون ہے، پانی ہے، تبریز تک مل جاتا ہے۔ اور عرفات میں ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے۔ اس زمانے میں لوگ منی سے عرفات تک دو تین ریال کا پانی پی لیتے تھے۔ مولوی لطیف اللہ صاحب (حضرت صاحبِ ملفوظات کے بھتیجے جو سامنے موجود تھے) کے والد صاحب نے ایک دفعہ صرف منی سے عرفات تک ۵ ریال کا پانی خرید کر پیا، ٹھنڈا بھی نہ تھا، چھوٹے چھوٹے شربے (مٹی کی پھوٹی

سی صرامی) تھے۔ اس وقت لوگ اس سفر میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے۔ تمام راستہ میں اوراد، اذکار اور تلاوت قرآن کرتے تھے۔ اور ہر چیز کو ذوق شوق سے دیکھتے تھے، اب تو لوگوں نے سفر حج کو تجارت بنا دیا۔ بازاروں میں گھومتے ہیں۔ مقصد ہی بھول گئے۔ اب نہ دعا ہے نہ ذکر و اذکار نہ تلاوت، کچھ وہاں سے لانا اور کچھ یہاں سے نکالنا تو صحیح حج بہت بڑی محنت ہے اور اس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں جہاد رہ گیا ہے۔ اب کفار سے جہاد کہاں؟ اب تو کفار، مشرک، باغی سب سے ملتے ہیں۔ ان کی نقلیں صورت سیرت چال ڈھال میں اتارتے ہیں۔ عربین میں انگریزی بال، ننگا سر اور نکٹائی، معلوم نہیں کہ یہ کونسا مقام ہے؟ انبیاء کرام حرم کی میں داخل ہو کر اوبامع الحرم اپنے جوتے اتار لیتے تھے۔ ہم تو روضہ شریف تک غلاظتوں سے بھرے ہوئے جوتے لیجاتے ہیں۔ اور اصل چیز ادب ہے، اللہ تعالیٰ تو رفیق دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت لباس صورت، سیرت، اخلاق و عادات میں نصیب کرے۔ پھر تو مزاج ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ (جاری ہے)

داخلہ

جامعہ طیبہ اسلامیہ لائلپور

حکومت پاکستان کا منظور شدہ طبی ادارہ

- جہاں حکومت پاکستان کے مجوزہ ۴ سالہ نصاب کے مطابق طب اسلامی کی علمی اور عملی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔
- جامعہ کا اساتذہ مستند، ذی علم، اور تجربہ کار اطباء پر مشتمل ہے۔
- دارالافتاء (ہسٹل) طبی لائبریری، محل اور مطب عملی کی سہولتیں مہیا ہیں۔
- اسلامی ماحول، اسلامی مزاج کی تربیت میں مدد و معاون ہے۔
- فارغ التحصیل طلباء کو پاکستان کے سرکاری اور نیم سرکاری طبی اداروں، شفا خانوں اور ڈسپنسریوں میں ملازمت کے حقوق حاصل ہیں۔
- میٹرک پاس ہونا ضروری ہے، عربی جاننے اور اسلامی مزاج رکھنے والے میٹرک پاس امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

داخلہ جاری ہے۔ درخواستیں جلد بھجوائیے۔ پراسپیکٹس مفت طلب کریں۔

پرنسپل: حکیم عبداللہ خان فاضل الطب البراحت، سابق پروفیسر طیبہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جامعہ طیبہ اسلامیہ - جناح کالونی - لائلپور